49768-روزے کی استطاعت نہ رکھنے والے کا حکم

سوال

میری والدہ بہت بوڑھی ہے پچھلے برس ان کی مرض شدت اختیار کر گئی تھی جس کی بنا پر وہ صرف دس روزے ہی رکھ سکیں، آپ کو علم ہونا چاہیے کہ وہ بہت کمزور ہیں اور روزہ نہیں رکھ سکتیں لھذا میرا سوال ہے کہ میں ان کی طرف سے قضاء کس طرح کر سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو مرض کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتی اور اس کی بیماری سے شفایابی کی امید ہے اور بعد میں وہ روزہ بھی رکھ سکے گی تو اس پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء واجب ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے} البقرۃ (185) ۔

لیکن اگر وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتی اور نہ ہی مستقبل میں مرض یا بڑھاپے کی وجہ سے اس کے روزہ رکھنے کی طاقت بحال ہونے کی امید ہو تو اس پر روزے رکھنا واجب نہیں، بلکہ اسے ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا ۔

اس کی دلیل ابو داود رحمہ اللہ تعالی کی بیان کردہ روایت ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما مندرجہ ذیل آیت میں کہتے ہیں :

{اور جو اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں}

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ : بڑی عمر کے بوڑھے اور بوڑھی عورت کے لیے یہ رخصت تھی کہ وہ طاقت رکھنے کی حالت میں بھی ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں ۔

سنن ابو داود حدیث نمبر (2318) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المجوع میں کہتے ہیں :

امام شافعی اور اصحاب کا کہنا ہے کہ : وہ بوڑھا جسے روزہ رکھنے میں مشکل پیش آئے اور اسے شدید قسم کی مشقت کا سامنا کرنا پڑے اور اسی طرح وہ مریض جس کے شفایاب ہونے کی امید نہ ہو بلا اختلاف اس پر روزہ نہیں ہے، اور ابن منذر رحمہ اللہ تعالی نے اس میں اجماع بھی ذکر کیا ہے اور صحیح قول کے مطابق اس پر فدیہ دینا لازم ہوگا ۔ اھ

دیکھیں : المجموع (262/6) ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

بوڑھی عورت جو روزہ نہ رکھ سکے اسے کیا کرنا ہوگا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اسے ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو اپنے ملک کی غذا میں سے نصف صاع کھجور یا چاول وغیرہ مسکین کو دینا ہونگے ، جس کا وزن تقریبا ڈیڑھ کلو بنتا ہے ، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک جماعت کا بھی یہی فتوی ہے جن میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بھی شامل ہیں ۔

اور صحابہ کرام سے یہ بھی منقول ہے کہ : اگر وہ فقیر ہو اور کھانا کھلانے کی استطاعت نہ رکھتی ہو تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں آئے گا ، اور یہ کفارہ اور فدیہ کسی ایک یا زائد مسکین کو مہینہ کے شروع یا پھر درمیان اور آخر میں دینا جائز ہے ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔ اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (203/15) ۔

لجنہ دائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایسی عورت جو بہت زیادہ بوڑھی ہو اور رمضان کے روزے رکھنے سے عاجز ہو اور تین سال گزرنے کے باوجود وہ اسی حالت میں ہو تو اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

فتوی کمیٹی کا جواب تھا :

جب واقعتا ایسا ہی جو بیان کیا گیا ہے تو اس عورت پر واجب ہے کہ تینوں برس کے چھوڑے ہوئے روزوں کے بدلے میں وہ نصف صاع کھجور یا چاول ، یا مکئی ، یا گندم وغیرہ جو گھر کے افراد کی غذا ہو کسی مسکین کو ادا کرے ۔ اھ

دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (161/10)

واللہ اعلم.